رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (سے)

نور افشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب ایم اے
پادری غلام مسیح صاحب
بینو منزل وارث روڈ لاہور
ایڈیٹرز

پادری ڈبلیو جے کلارک صاحب
ایم اے لامپرس روڈ ۔ لاہور منیجر

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر
بنام مینیجر صاحب ہونا چاہیے
اور مضامین و اشتہارات وغیرہ
برائے اندراج بنام ایڈیٹرز
ارسال فرماکر ممنون فرمائیں.

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۲ | ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے ۵ فروری سنہ ۱۹۲۴ء | نمبر ۶

غزل

از قلم صبر بلہوری

جب صدمہ فراق ہو کیونکر بجا نہو ۔ ممکن نہیں کہ ٹھیس لگے اور صدا نہو
اے ضبط دیکھ عشق کا چرچا ذرا نہو ۔ دل میں ہو درد لاکھ لبوں پر گلا نہو
یارب کبھی کسی پہ کوئی مبتلا نہو ۔ یہ روگ وہ ہے جس کی بہبود انہو
کس کام کی وہ آنکھ ہے جس میں حیا نہو ۔ وہ دل نہیں ہے جس میں کہ خوف خدا نہو
ممکن نہیں کہ دانہ ملے اور صدا نہو ۔ مشکور کس طرح سے بھلا آسیا نہو
مجھ سے شکوۂ نزاکت جاناں نہیں نہیں ۔ مجبور یار ہے جو ہماری قضا نہو
ممکن نہیں کہ رات ہو اور اُن نہو خفو ۔ دل میں خیال زلف و رخ مہ لقا نہو
محفل میں آپ آئیں تو کچھ دیکھ بھال کر ۔ ایسا نہ ہو کہ حشر میں محشر بپا نہو
ہنس ہنس کے قتل کرتے ہیں وہ مجھکو اسلئے ۔ کچھ لطف بھی ضرور ہو تنہا جفا نہو
رو رو کے یاد کرتے ہیں مجھکو وہ بعد قتل ۔ مجھ خاکسار کی یہ گذشتہ دعا نہو
ممکن نہیں کہ فعل ہو فاعل نہو کوئی ۔ اتنے بڑے جہان کا خالق خدا نہو
خالق کے فضل لطف و محبت کا شکریہ ۔ ہر موئے تن زبان ہو تو بھی ادا نہو
پھنس جائیگا بلا میں نہ نکلیگا حشر تک ۔ اے دل خیال زلف میں تو مبتلا نہو
دل کھو گیا ہے زلف پریشاں کی یاد میں ۔ دیکھو تمہاری زلف میں کچھ رہ گیا نہو
کس ہو گیا ہے تصور میں شوق سے ۔ ڈر ہے کہیں وہ تنگئے گھر سے خفا نہو
مر کر بھی خاک اُسکی گلی میں نہ جا سکی ۔ تدبیر کیا کرے جو اُدھر کی ہوا نہو
عشق کرے صبر یہ امید ہے مجھے ۔ ایسا ستوں کہ میری لحد کا پتا نہو
پردہ نشیں کا عشق ہے دل میں چھپائیے ۔ اے صبر جان جائے پہ آہ و بکا نہو
کیا لطف سیر باغ ہو لے صبر جب تلک ۔ احباب ۔ ابر ۔ جام صراحی گھٹا نہو

غزل

از قلم مسٹر ولیم سنگھ غم

اُٹھینگے حشر میں جب ہم عدالت کی گھڑی ہوگی
اندھیرا ہوگا عالم میں بڑی ہل چل پڑی ہوگی
بلا ہے قہر ہے شعلے بھی ہیں انگر بھی دوزخ میں
پکڑ کر ہاتھ عیسیٰ کا سہل منزل کڑی ہوگی
بہت دشوار ہے بچنا مصیبت کی گھڑی ہوگی
ندامت اشکوں کی بھی اُس دم ان آنکھوں سے جھڑی ہوگی
گناہ کا بوجھ لیکر خدا ئی جب کھڑی ہوگی
ہمارے ہاتھ میں اُس دم مسیحا کی چھڑی ہوگی
بچائیگا گناہوں سے ہمیں خون مسیحا بس
نہ پوتھی ہوگی پنڈت کی نہ منتر کی جڑی ہوگی
اُتر کر عرش سے عیسیٰ جب آئینگے عدالت کو
نہیں معلوم اے غم کونسی ایسی گھڑی ہوگی

مسیحیوں اور مسلمانوں کے درمیان رشتہ

ناظرین کے غور و فکر کے لئے پادری امر سدھو صاحب کے مضمون ہذا کو پیش کرتے ہیں جس کا جواب کسی آنیوالی اشاعت میں دیا جائیگا۔ ایڈیٹر

چند ہفتوں کا عرصہ گذرا ہے کہ ہمارے معزز ایڈیٹر صاحب اخبار نور افشاں لاہور نے یہ سوال اُٹھایا تھا کہ مسیحیوں اور مسلمانوں کے درمیان کیا رشتہ ہے اور مسیحیوں اور مسلمانوں سے استدعا کی تھی کہ وہ اس سوال کا جواب دیں اور نور افشاں میں اسکو شائع کرائیں۔ مطابق اس کے گذشتہ نمبر میں دو تین جوابات ناظرین اخبار ہذا کی نظروں سے ضرور گذرے ہونگے۔ اس خاکسار کے دل میں بھی آیا کہ جو کچھ میرے ذہن میں تھا اُس کو بھی ہدیہ ناظرین نور افشاں کروں۔ لہذا یہ چند سطور حوالۂ قلم کی جاتی ہیں۔

پیشتر اس سے کہ ہم اس سوال کا جواب دیں ایک دو بات ضرور زیر نظر رکھنی چاہئے۔ یعنی اول یہ کہ اگر یہ سوال یوں ہوتا کہ مسیحیوں اور محمدیوں کے درمیان کیا رشتہ ہے تو نہایت درست اور موزوں ہوتا کیونکہ مسیحیت اور اسلام ایک ہی مذہب کے دو نام ہیں اس لئے رشتہ کا تصور درست نہیں آتا۔ کیونکہ رشتہ دو چیزوں یا دو امور میں ہوا کرتا ہے۔ محض ایک شے یا امر میں رشتہ معدوم ہے اور ایک ہی شے یا امر کے دو نام ہونے کے سبب سے ہی کسی قسم رشتہ کا تصور بھی مفقود ہے۔ ہاں البتہ مسیحیوں اور محمدیوں کے درمیان رشتہ دیکھنا ہے تو یہ دوسری بات ہے کیونکہ مسیحیت اور محمدیت دو مذاہب ہیں۔ اس لئے ان میں رشتہ کے تصور کو دخل بھی ہو سکتا ہے۔ پس اب ہم یہ دیکھینگے کہ مسیحیت اور محمدیت میں کوئی رشتہ ہے یا نہیں اور اگر ہے تو وہ کیا ہے اور وہی رشتہ مسیحیوں اور محمدیوں میں بھی ہوگا۔ مسیحیت اور محمدیت کی جب ہم جسمانی اور روحانی تاریخ پر اور ان کے متعلقہ امور پر غور کرتے ہیں تو دو قسم کے رشتہ یا تعلق کا تصور ذہن میں آسکتا ہے یعنی جسمانی اور روحانی۔ چنانچہ ہم ان ہی دونوں رشتوں پر غور و خوض کرینگے۔

پہلے جسمانی رشتہ۔ جسمانی رشتہ سے یہ مراد ہے کہ مسیحیت اور محمدیت کے بانیوں کے درمیان کسی قسم کا جسمانی رشتہ ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو وہ کیا ہے۔ سو واضح رہے کہ توریت شریف سے ہم کو پتہ لگتا ہے کہ حضرت ابراہیم کے دو بیٹے تھے۔ ایک اضحاق اور دوسرا اسمٰعیل۔ اور یہ امر ہر صورت سے مسلم ہے کہ اسلام یا مسیحیت ابراہیم اور اضحاق سے مسلسل طور پر ترقی کرتے کرتے مسیح پر اس کا پورا انکشاف اور تکمیل ہوگئی اور مسیح ہی میں اگر وہ اسلام مسیحیت کہلایا۔ اس مسیحیت یا اسلام کے اصول پورے طور پر انجیل جلیل میں واضح اور مشرح طور سے درج ہیں۔ جن پر ہم آگے تبصرہ کرینگے۔ مگر حضرت اسمٰعیل کی بابت ہم توریت میں پڑھتے ہیں کہ گو وہ حضرت ابراہیم کی صلب سے تھے تو بھی ابراہیم کی اولاد ہونے اور مرتبہ اور حق فرزندیت سے خارج ہوگئے تھے۔ بی بی سرہ نے اس کو خارج کیا۔ خدا تعالیٰ نے اس کی تصدیق کی حضرت ابراہیم کو بی بی سرہ کی تجویز پر عمل پیرا ہونے پر مجبور کیا۔ حضرت ابراہیم نے عمل کیا اور اپنی وفات سے پہلے انہوں نے قطعی طور پر اور ہمیشہ کے لئے اس رشتہ کو توڑ کر اور انہیں کچھ انعام دے اپنے جیتے جی اُن کو اپنے بیٹے اضحاق کے پاس سے پورب رخ پورب کی سرزمین میں بھیجا۔ (پیدایش ۲۵: ۵ و ۶) اس کے بعد سوائے حضرت ابراہیم کی وفات کے وقت اضحاق اور اسمٰعیل یا اُن کی نسلوں کے درمیان کوئی رشتہ نہ رہا اور وہ رشتہ ایسا ٹوٹا کہ اس کے بعد اسمٰعیل اور اسکی اولاد کا نام یا ذکر تک نہیں آتا جس سے کسی قسم کے باہمی رشتے کا شائبہ بھی پایا جائے۔ پس اگر حضرت محمد صاحب اسمٰعیل کی نسل سے تھے (اگرچہ اس کا ثبوت مطلق نہیں) تو ظاہر ہے کہ طبعی رشتہ مسیحیت اور محمدیت میں بالکل نہ تھا۔ مزید تشریح و توضیح کی ضرورت نہیں کیونکہ یہاں پر بحث نہیں ہے۔ پھر پادری غلام مسیح صاحب نے جو آجکل اخبار نور افشاں کے ایڈیٹر ہیں اپنی کتاب الفرقان کے پہلے حصہ میں اس امر کو بخوبی ظاہر کر دیا کہ گو اسمٰعیل حضرت ابراہیم کی صلب سے تھے تو بھی اُن میں کسی قسم کا میل جول یا تعلق باقی نہ رہا تھا اور ایسا ہی اضحاق کے ساتھ بھی اس کا تعلق نہ رہا تھا۔ لہذا مسیحیت اور محمدیت میں کوئی طبعی رشتہ نہیں ہے۔ پھر ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ طبعی طور پر ایک مرد سے جب بیاہتا بیوی سے فرزند پیدا ہوتا ہے تو وہ فرزندیت کا مرتبہ حق اور عزت اور محبت رکھتا ہے۔ مگر جب کسی اور طریق سے پیدا ہو تو فرزندیت کا مرتبہ حق عزت اور محبت کی مداومت نہیں رہتی۔ یہی صورت بی بی سرہ کے فرزند اور بنی حاجرہ اور بنی قتورہ کے فرزندوں کی تھی پس مسیحیت اور محمدیت میں کوئی رشتہ طبعی طور پر نہ رہا اور اگر محض صلب سے بیٹا ہونے کی وجہ سے اسمٰعیل کو اضحاق سے برادریت حاصل تھی تو بنی قتورہ کو کیوں برادری حاصل نہ تھی۔ وجہ یہی ہے کہ اضحاق کو علیحدہ کیا گیا اور بنی قتورہ اور بنی اسمٰعیل کو علیحدہ

دوسرے روحانی رشتہ۔ روحانی رشتہ سے مراد مذہبی برکات اور اصولوں سے ہے جب ہم اس شعبہ پر تحقیق کرتے ہیں تو وہاں بھی نفی کی صورت نظر آتی ہے یعنی اس صورت میں بھی مسیحیت اور محمدیت یا مسیحیوں اور محمدیوں کے درمیان کوئی رشتہ نظر نہیں آتا۔ کیونکہ مسیحی مذاہب میں تثلیث فی التوحید مانی جاتی ہے۔ مگر محمدیت میں خدا تعالیٰ کی توحید محض کی تعلیم ہے مسیحیت میں مسیح کی الوہیت اور ابنیت کی تعلیم ہے۔ مگر محمدیت میں اس کا سراسر انکار ہے اور نہ صرف انکار ہی بلکہ ان دونوں امور کی سخت مخالفت بھی کرتے ہیں مسیحی مسیح کے کفارہ کی تعلیم پر ایمان رکھتے ہیں کہ کفارہ پر ایمان لانے سے انسان کی نجات ہوگی۔ مگر محمدی لوگ اس کے سراسر مخالف ہیں مسیحی تمام انبیاء سلف کی کتب کو الہامی مانتے ان کی روزمرہ تلاوت کرتے (دیکھو صفحہ ۱۱)



نور افشاں

مطبوعہ ۱۵ فروری ۱۹۲۴ء

مسیحی

جب ہم کسی کو مسیحی کہتے ہیں تو اس سے ہماری ہرگز مراد یہ نہیں ہوتی کہ ہم اس شخص کو ظاہر کریں جس نے کسی پادری کے ہاتھ سے بپتسمہ لیا ہو۔ جو ہر اتوار گرجا جاتا ہو۔ جو عشاء ربانی لیتا ہو۔ جو دیگر کلیسیائی رسومات کا پابند ہو۔ گو یہ بات درست ہے کہ مسیحی بپتسمہ اور عشاء ربانی لیتے آئے ہیں۔ گرجوں میں عبادتیں کرتے آئے ہیں۔ دیگر کلیسیائی رسومات کراتے آئے ہیں۔ مگر ہم ان سب کو ہرگز مسیحی نہیں کہہ سکتے جو بپتسمہ اور عشاء ربانی لیتے اور کلیسیائی عبادتوں میں شامل ہوتے اور دیگر رسومات کو پورا کرتے رہتے ہیں۔ اگرچہ اوپر کی سب باتوں پر عامل ہیں۔

مزید براں یہ بات بھی سوچنے کی ہے کہ غیر مسیحی اور جھوٹے مسیحی ایک اعتبار سے کچھ فرق نہیں رکھتے۔ دوسرے اعتبار سے ان میں یہ فرق ہے کہ خدا کی نظروں میں غیر مسیحی کم سزا کے لائق ہوگا۔ غیر مسیحیوں میں ایسے بہت لوگ نکلینگے جو اپنے لئے آپ ہی شریعت ہونگے۔ اُن کا حساب کتاب خدا کی شریعت کے موافق نہیں بلکہ اس طبعی روشنی کے موافق ہوگا جو انہیں خدا سے ملی تھی۔ مگر جھوٹے مسیحی کی سزا جزا انجیلی شریعت کے موافق ہوگی۔ اس لئے وہ زیادہ سزا پائیگا۔ پس گو غیر مسیحی اور جھوٹے مسیحی میں کچھ فرق معلوم نہیں ہوتا تو بھی اُن کے انجاموں میں فرق ہوگا۔

اس کے سوا جو مسیحیوں میں ایسے لوگ فی زمانہ پائے گئے ہیں کہ اگرچہ وہ مسیحی نہیں تو بھی اُن میں خوخصلت اور مسیحی سیرت ظاہر و عیاں ہوتی آئی ہے۔ ان میں اعلیٰ صفتیں رونما ہوئی ہیں۔ انہوں نے بنی نوع انسان کے لئے اچھے کام کئے ہیں وہ سچے معنی میں حق کے متلاشی تھے۔ پس ایسے لوگوں کی خصلت و سیرت میں اور سچے مسیحی کی خصلت و سیرت میں ایک ایسی یکرنگی اور موافقت پائی جا سکتی ہو کہ ان میں خط امتیاز کھینچنا محال و اشکال ہو۔

ان تمام باتوں کو روبرو رکھتے ہوئے سچے مسیحی کے معنے سمجھنے چاہئیں۔ لفظ مسیحی مسیح پر یائے نسبت لگانے سے بنا ہوا ہے جس کا مطلب وہ شخص ہے جو مسیح سے کسی معانی کی نسبت رکھتا ہو۔ اور نسبتیں کئی طرح کی ہوتی ہیں مگر یہاں پر دو نسبتوں میں سے ایک نسبت یا دونوں نسبتیں تسلیم کی جا سکتی ہیں۔ ایک کو نسبت اضافی کہہ سکتے اور دوسری کو نسبت توصیفی کہہ سکتے ہیں۔ پہلی نسبت کے اعتبار سے سچے مسیحی کی تعریف مسیح کے غلام کی ہو سکتی ہے دوسری نسبت کی رو سے سچے مسیحی کی تعریف یسوع مسیح کے ہمشکل و ہم صفت کی ہو سکتی ہے پس سچا مسیحی وہ قرار پایا جو باطن میں یسوع مسیح کا ہمشکل و ہم صفت ہو اور عمل و رسوم میں یسوع مسیح یا باپ کی مرضی کا مثل غلام پابند ہو مختصر یہ کہ مسیحی یسوع مسیح کا مختصر ترجمہ ہو جس کے ظاہر و لفظ میں تخالف ہو سکتا ہے مگر معنوی یکرنگی اس میں موجود ہونی چاہئے۔

معانی مذکورہ کا مسیحی ہر ایک بشر کے علم کا معلوم نہیں ہو سکتا وہ ہر ایک بشر کی آگاہی کا مخلوق نہیں ہو سکتا۔ ظاہر میں اس کے حقیقی مسیحی ہونے کی سوا اعمال کے کوئی علامت پائی نہیں جاتی ہے۔ جو ظاہری علامات ہیں وہ بپتسمہ، عشاء ربانی اور کلیسیائی شراکت کے سوا کچھ نہیں ہیں۔ کلیسیا میں نام کے مسیحیوں کا شمار اس قدر زیادہ ہے کہ حقیقی مسیحی یا مسیحیوں کا وجود کسی ناظر کی نگاہ میں عدم وجود کے برابر ہو سکتا ہے۔ اس کا زیادہ تر یہ باعث نہیں کہ درحقیقت دنیا میں سچے مسیحی النادر کالمعدوم کے مصداق ہیں۔ لیکن لوگوں کے معیار مختلف ہیں وہ مسیحی کی پہچان کا گر نہیں رکھتے۔ اگر رکھتے ہیں تو وہ معیار اُن کے خود ساختہ ہوتے ہیں جو مسیحی کی پہچان میں اُنہیں ہمیشہ دھوکا دیتے رہتے ہیں۔ پس اگر مسیحی اہل دنیا کی آگاہی میں نہیں آتا یا نام کے مسیحی اور غیر مسیحی اُسے دیکھ نہیں سکتے تو یہ مسیحی کا قصور نہیں۔ خداوند یسوع مسیح خود دنیا میں رہا۔ مگر اہل دنیا نے اُسے نہیں پہچانا۔ ایسے ہی سچے مسیحی دنیا میں موجود ہے۔ مگر دنیا کے لوگ اس کی پہچان سے محروم ہیں۔ اُنہوں نے خود مسیحی کو اپنی گرد اور دھول میں چھپا رکھا ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ مسیحی کو دکھاؤ۔ وہ آنکھیں بند رکھتے ہوئے مسیحی کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ جب کچھ دکھائی نہیں دیتا تو کہتے ہیں کہ دنیا میں مسیحی کا وجود معدوم ہے۔ پس اگرچہ کلیسیا اور دنیا میں نام کے مسیحی بہت ہیں پر سچے مسیحی ان نام کے مسیحیوں سے باہر نہیں ہیں۔

معلومات

جرمنی میں ایک شخص مسٹر اگوسٹس ٹیڈ عجیب و غریب حافظہ رکھتا ہے۔ جرمن کی میٹیورولوجی سوسائٹی نے اُن کا امتحان لیا اور دریافت کیا کہ ۲۶ نومبر ۱۸۹۰ء کو موسم کی حالت کیسی تھی تو انہوں نے بیان کیا کہ فضا صبح کے وقت صاف تھی۔ ظہر کے بعد کچھ بادل آ گئے اور حرارت دو درجے کم ہو گئی۔ جب ممتحنوں نے موسمی نقشے دیکھے تو معلوم ہوا کہ اس کا بیان حرف بحرف صحیح تھا۔

میجر کلیرنس اس وقت دنیا کا سب سے چھوٹا انسان ہے۔ اس کا قد صرف اٹھارہ انچ ہے اور وزن سات سیر سات چھٹانک ہے۔ حیرت ہے کہ باوجود اس قدر حقیر اور مختصر ہونے کے وہ کیونکر دنیائے حیات میں زندگی بسر کر رہا ہے۔

گذشتہ چند دنوں سے مغربی علمائے طب کے نزدیک ایک امر بحث طلب تھا کہ طحال سے کیا فائدہ ہے جبکہ اسے نکال دیئے جانے سے صحت جسمانی کو کوئی مضرت

نہیں پہنچ سکتی۔ لیکن حال ہی ایک کتے کی طحال نکالکر تجربہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس کی خوراک وزن جسمانی کو قائم رکھنے کے لئے بڑھجاتی ہے۔ اس لئے ثابت ہوا کہ طحال کا وجود جسم کو گھٹنے سے باز رکھتا ہے۔

وائنا (دار الحکومت آسٹریا) سے خبر آئی ہے کہ ایک نابینا شخص کے حلقۂ آنکھ میں ایک دوسرے شخص کی آنکھ رکھ دی گئی اور اس سے نابینا شخص کی بصارت از سر نو عود کر آئی۔ ڈاکٹر بیلر کہتے ہیں کہ اس خبر میں کچھ بھی استبعاد نہیں۔ جنگ کے قبل آنکھ کو بہت ہی نازک عضو خیال کیا جاتا تھا۔ لیکن دوران جنگ کے تجربات نے ثابت کر دیا کہ مثل دیگر اعضاء انسانی کے آنکھ میں بھی ہر قسم کے اعمال جراحی کئے جا سکتے ہیں اور نہ صرف ایک انسان کی آنکھ نکالکر دوسرے کے حلقۂ چشم میں رکھ دی جا سکتی ہے بلکہ اکثر حیوانات کی آنکھوں سے بھی یہ کام لیا جا سکتا ہے جنگ سے قبل اس قسم کے دعویٰ کو معجزہ قرار دیا جا سکتا تھا۔ لیکن آج یہ طبعی واقعہ بن گیا۔

بوڈاپسٹ یونیورسٹی کے پروفیسر کولمین ڈی ٹیلنسزیکی نے ایک ایسا عرق تیار کیا ہے جس کے جسم میں داخل کر دینے سے لاش اپنی اصلی حالت پر قائم رہتی ہے۔ اور بقول پروفیسر موصوف کے سینکڑوں ہزاروں برس تک اسی طرح محفوظ رہ سکتی ہے۔ کچھ روز ہوئے ایک شخص کے جسم میں اُس کی وفات کے دس روز بعد یہ عرق بذریعہ پچکاری داخل کیا گیا اور نعش مثل پتھر کے سخت ہو گئی۔ یہی عرق ۱۹۰۹ء میں ایک نوجوان لڑکی کے جسم میں داخل کیا گیا۔ اس وقت سے اب تک اس کی لاش اپنی بالکل اصلی وطبعی صورت میں محفوظ ہے۔ بالوں میں سر مو فرق نہیں آیا۔ پروفیسر صاحب کی خواہش ہے کہ یہ طریقہ زیادہ عام نہ ہونے پائے۔ بلکہ ہر ملک کے صرف مشاہیر کے ساتھ مخصوص رہے۔ تاکہ آیندہ نسلیں ہمیشہ ان کی صورتوں کی زیارت کرتی رہیں۔ پیرس کے ڈاکٹر بار تھا نے اس طریقہ میں کچھ اور اصلاح واضافہ کیا ہے۔ اُن کا دعویٰ ہے کہ اس طور پر نعش کی تازگی دس ہزار سال کی مدت تک قائم رہ سکیگی۔

بیلفاسٹ واقع انگلستان میں حال ہی میں ایک عجیب وغریب عمل جراحی ایک مریض مسٹر جان خلامی زان کی آنکھ پر کیا گیا ہے جس کا نتیجہ نہایت کامیاب حاصل ہوا۔ مریض مذکور کا بیان ہے کہ چالیس سال قبل اُس کی آنکھ ایک بوتل کے پھوٹنے سے زخمی ہو گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آنکھ کی بصارت بالکل جاتی رہی اور اب کچھ عرصہ سے سخت شدید درد نمودار ہوا کہ ایک نامور ماہر امراض چشم سے مشورہ کرنا پڑا۔ ماہر موصوف نے مریض کی آنکھ پر عمل جراحی کر کے ایک شیشے کا ٹکڑا نکالا جو انگلستان کے سکہ تین پینی (تریپنی) کے برابر تھا۔ اس عمل کے بعد آنکھ کی بصارت از سر نو حاصل ہو گئی۔

انگلستان میں ونڈسٹر کے ہسپتال میں کچھ روز ہوئے ایک ضعیفہ مسز روبرٹ فیلڈ داخل ہوئیں جن کا علاج ایک سخت قسم کا عمل جراحی تھا۔ لیکن اُن کے جسم میں خون کی مقدار اس قدر کم تھی کہ ڈاکٹروں نے فیصلہ کیا کہ عمل جراحی کے بعد وہ قطعاً جانبر نہ ہو سکیگی تا وقتیکہ تازہ انسانی خون ایک پینٹ (۵۳ تولہ) مقدار میں اس کے جسم میں باہر سے نہ داخل کیا جائے۔ مریضہ کا ایک لڑکا ۴۰ سال کی عمر کا تھا۔ اُس نے سنتے ہی اپنے تئیں پیش کیا کہ میرے جسم سے اتنا خون نکال کر ماں کے جسم میں داخل کر دیا جائے۔ چنانچہ پانچ ڈاکٹروں نے ملکر یہ عمل کیا اور ماں بالکل اچھی ہو گئی۔

لندن سے ایک ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ میری بیلی اس حالت میں میرے پاس آئی کہ علامات سے میں سمجھا کہ اس کے معدے میں درد ہے میں نے ہر امکانی تدبیر کی لیکن ۲۴ گھنٹے کے اندر تڑپ تڑپ کر مر گئی۔ اُس کے مرنے کے بعد میں نے اُس کی لاش پر عمل جراحی کیا تو اُس کے معدے سے ایک سگرٹ کا ٹکڑا ۱ ۳/۴ انچ جسامت کا برآمد ہوا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ تمباکو کا زہر میری بیلی کے لئے مہلک ثابت ہوا ہے۔

چوہدری غلام حیدر

باباجی کا تھیلا

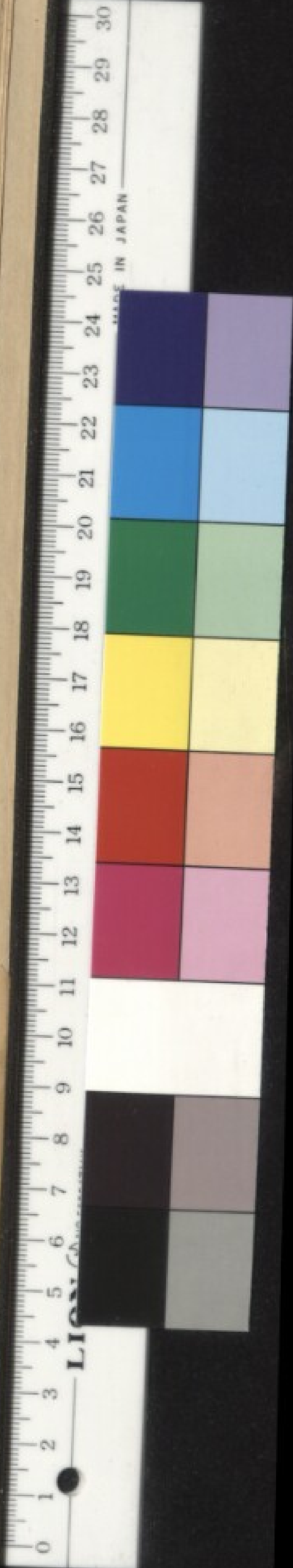
اہل مشرق مہمان نوازی کے لئے دنیا بھر میں شہرۂ آفاق تھے مگر جب سے مغربی تہذیب آئی تب سے ہندی بھی اسکے دلدادہ ہو گئے ہیں۔ اگر باپ کے ہاں بیٹا آئے یا بیٹی کے ہاں ماں اگر ایک دو دن رہے تو روانگی پر خرچ خوراک کا بل پیش کر دیا جاتا ہے۔ ہم بھی مروجہ رواج کے ماتحت ہیں۔ ورنہ نئی روشنی والے ہمیں اولڈ فیشن کہکر سوسائٹی ہی سے نکال دینگے۔ ہم نے آپ کو تین دفعہ اس تھیلے میں عجائبات عالم کے تحائف وغرائب بھیجے جو آپ نے تمام کے تمام وصول کر لئے۔ لہٰذا اب ہم اُن کا بل روانہ بذریعہ نور افشاں کرتے ہوئے ملتجی ہیں کہ بجسبہ رسدی رقوم واجبی فوراً ارسال کر دیں۔ نہایت مشکور ہونگے۔

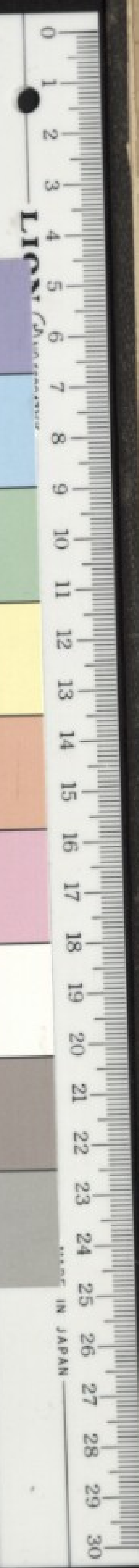
مرسلہ۔ خان

رقم قرضہ۔ جرمنی کا رواں قرضہ جو خزانہ کے وثیقہ جات کی صورت میں ہے۔ اس کی مقدار ۱۰ اجون کو ۱۱۸۴۳۰۰۰۰۰۰۰ مارک تک پہنچ گئی تھی۔

خسارہ ولایت کے ایک مشہور پرچہ میں لکھتا ہوا ایک نامہ نگار بیان کرتا ہے کہ زمانہ قبل از جنگ یورپ کی اشیاء میں سے میرے پاس ایک مارک ہے جس کی قیمت اس وقت ۱۱ ۳/۴ پنس تھی۔ اب اُس کی قیمت ایک پینی کا ۲۶۲۵ واں حصہ ہے یعنے ایک مارک پر میرا نقصان ۱/۲۸۸۱۰۰۵۰۰ پنس کا ہے۔

آتشزدگی سے نقصان کانگ کی فارم کے ایک آدمی نے لاپرواہی سے ایک دیاسلائی جلا کر پھینک دی جس سے ایک سو پونڈ کا نقصان ہو گیا۔





آمد و خرچ۔ جمہوریہ امریکہ کے محققین کی کمیشن نے اندازہ لگایا ہے کہ گذشتہ زلزلے سے جاپان کا ۱۰ کروڑ ۷۵ لاکھ پونڈ کا مالی نقصان ہؤا ہے جو اُس کی آمدنی کا تقریباً ۵۵ فیصدی ہے۔

خرچ سٹیشنری۔ تیمور کا بیٹا شاہرخ نہایت علم دوست تھا۔ اُس نے جامع التواریخ کا مسودہ ایران کے بادشاہ الجیتو خاں سے لیا۔ مصنف نے اپنی کتاب کی لکھوائی اور جلد بنوائی پر ساٹھ ہزار دینار صرف کر دیئے۔

خرچ خوراک و چائے پانی۔ ہندوستان میں ہر سال ۴۲ کروڑ ۱۸ لاکھ پونڈ چائے - ۲۶ کروڑ بوشل گندم اور ۵ کروڑ ۴۰ لاکھ من گڑ پیدا ہوتا ہے۔

خرچ پوشاک۔ سن کی کاشت میں ہندوستان کو دنیا پر تفوق حاصل ہے۔ ہر سال ۴۸۲۹ مربع میل میں اُسکی کاشت ہوتی ہے۔ جس کی قیمت ۴۸ کروڑ ۵۷ لاکھ روپیہ سے زائد ہوتی ہے۔ اگر صرف اسی رقم کی ڈھیریاں لگائی جائیں تو کوہ ہمالیہ کی سب سے بلند چوٹی کا جو ۲۹ ہزار فٹ بلند ہے ۸۰ ڈھیریاں لگتی ہیں۔ اور روپیہ کو برابر رکھ کر پیٹی بنائی جائے تو دنیا کی کمر کی تین پیٹیاں بنتی ہیں۔

ہندوستان ۲ کروڑ ۸ لاکھ ۶۵ ہزار روپیہ کی سالانہ روئی اور ۲ کروڑ ۱۵ لاکھ روپیہ سالانہ کا سوتی کپڑا ممالک غیر کو ہندوستان سے جاتا ہے۔

خرچ عملہ۔ یارک شائر کے ایوننگ نیوز میں شائع ہؤا ہے کہ انگلینڈ کے سابق وزیر اعظم مسٹر لائڈ جارج سے مضامین شائع کرانے کے لئے پھر بات چیت شروع ہوگئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مسٹر لائڈ جارج کو ہر ایک ہزار کے لئے پندرہ سو پونڈ دیئے جائینگے۔

خرچ ناگہانی۔ جاپان کے گذشتہ بھونچال میں جتنا نقصان ہؤا۔ اُس کے سلسلہ میں جو خبر موصول ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ ایک لاکھ تین ہزار آدمی مارے گئے۔ ایک لاکھ ۲۵ ہزار زخمی ہوئے اور ۲ لاکھ ۳۵ ہزار لاپتہ ہیں۔ ۵ لاکھ ۴۳ ہزار گھر جل کر راکھ ہوگئے۔ ۵ ارب سے لیکر ۱۱ ارب تک کے نقصان تک کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔

مہمانوں پر خرچ۔ انگلستان میں آجکل بیکاری کی گرم بازاری ہے اور اس میں ہر ہفتہ اضافہ ہو رہا ہے۔ ستمبر کو ۲۲۶۰۰ عورتیں اور ۱۴۰۰۰ لڑکیاں ایسی تھیں جنہیں حکومت کی طرف سے قوت لایموت میسر ہوتی تھی اور جن کے نام رجسٹر حاضری پر درج ہیں ان میں سے ۱۴۰۰۰ عورتیں ایسی ہیں جنہیں ۲ شلنگ فی کس کے حساب سے مل رہا ہے۔ آئندہ ۱۲ مہینوں میں قریباً ۴۵ لاکھ پونڈ بیکار عورتوں کو دینے پڑینگے۔

نرخ نامہ۔ جرمنی میں کوئلہ کی کونسل نے کوئلہ کی قیمت میں ۲۰۰ فیصدی بڑھ جانے کا اندیشہ ظاہر کیا ہے اس سے کوئلہ کی قیمت ۸½ کروڑ مارک فی ٹن ہوگئی ہے باربرداری کی شرح میں بھی ۶ ہزار فیصدی اضافہ ہؤا ہے یعنی کوئلہ کی قیمت زمانہ قبل از جنگ سے ۲۰ لاکھ گنی ہوگئی اسی طرح برقی روشنی اور گیس اور ریلوے کا کرایہ بھی حد سے زیادہ بڑھ گیا ہے۔

ادائیگی میں دیر۔ مسٹر میلن سکرٹری خزانہ یورپ سے واپس آیا اور پریزیڈنٹ کولج سے بات چیت کی اور کہا کہ امریکن قرضہ کی ادائیگی کی یورپ سے مستقبل قریب میں کوئی امید نہیں۔ اس لئے کہا کہ امریکہ کسی طرح یورپ کی مدد نہیں کر سکتا۔

حساب دوستاں در دل۔ ناظرین کرام نے اپنے اپنے ذمہ رقم کی پوری تفصیل معلوم کر لی ہے۔ تصور کے منی آرڈر کے ذریعہ ایک ہفتہ کے اندر اندر تمام رقم ادا کر دینی چاہئے۔ تاکہ اگلے پرچے میں وہ تحفے بھیجے جائیں۔ جو کبھی دیکھے اور سنے نہ ہوں۔

خان۔

نور افشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔

متمول قوموں کی تباہی کا راز

اس دہر ناپائیدار میں کسی شے کو قیام نہیں۔ روز و شب ترقی و تنزل صحت و بیماری اور عروج و زوال باری باری آتے اور جاتے رہتے ہیں۔ جو اقوام دنیا پر گذشتہ صدیوں میں حکمران تھیں آج وہ محکوم بنی ہوئی ہیں اور اُن کے غلام اُن پر من مانی حکومت کر رہے ہیں۔ طاقت کے بعد غرور انسانی طبائع کا خاصہ ہے اور تنزل سے پہلے تکبر ضرور آجاتا ہے۔ دنیائے حاضرہ کی طاقت دولت میں ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ وہی اقوام جو سب سے زیادہ متمول اور زردار ہیں وہ آئے دن باہم برسر جنگ رہتی ہیں۔ مگر خدا کے کام بھی عجیب ہیں کہ جس قوم نے سر اُٹھایا وہی گر گئی جرمنی کی طاقت سے ابھی تھوڑا عرصہ گذرا ایک زمانہ لرزاں و ترساں تھا۔ مگر آج جو خستہ اور نگوں حالت اس کی ہوگئی اور ہوتی جارہی ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ دوسرے نمبر پر جاپان کی ترقی کا قدم ایسی حیرت انگیز سرعت سے اُٹھتا جارہا ہے کہ دنیا حیران ہو رہی تھی۔ اِدھر ایک دم زلزلہ آیا اور جاپان آتش فشانیوں سے چند گھنٹوں ہی کے عرصہ میں تباہ و برباد ہوگیا۔ سچ ہے۔

حباب بحر کو دیکھو کہ کیسے سر اُٹھاتا ہے
تکبر وہ بری شے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

مگر جیسا کہ مشرقی ممالک کا خیال ہے۔ تمول اور زرداری جب حد سے زیادہ ہوجائے تو وہ بذات خود تباہی کا موجب ہوجاتی ہے۔ اس حقیقت کی صداقت آج یورپ کے لوگوں کی سمجھ میں بھی آرہی ہے۔ اور وہ زرداری کے نقائص کا چرچا کرنے پر مجبور ہوگئے ہیں۔ چنانچہ سول ملٹری گزٹ راوی ہے کہ

"آجکل فرانس میں اس سوال پر خوب غور ہو رہا ہے کہ قوموں کی حیات کے لئے مضبوط فوج کی ضرورت ہے اور فرانس اپنی روز بروز گھٹتی ہوئی شرح اموات

سے لاپروا نہیں ہو سکتا۔ اس سوال پر غور کرنے کے لئے ایک خاص اجلاس حال ہی میں منعقد کیا گیا ہے۔ فرانس سے باہر کے لوگ بہت کم اس حقیقت سے باخبر ہیں کہ گذشتہ چند سالوں میں اس ملک کی حالت میں کس قدر تنزل رونما ہو گیا ہے۔ مندرجہ ذیل نقشے سے حالت عیاں ہو رہی ہے

	۱۹۲۰	۱۹۲۱	۱۹۲۲
آبادی	۳۹۲۰۹۰۴۴	۳۹۳۰۹۷۴۴	۳۹۲۰۹۷۶۶
پیدائش	۸۳۴۴۱۱	۸۱۳۳۹۴	۷۵۹۸۴۶
اموات	۶۷۴۴۲۱	۶۹۶۳۴۳	۶۸۹۲۶۰
زیادتی پیدائش	۱۵۹۷۹۰	۱۱۷۰۲۳	۷۰۵۶۹
شادی بیاہ	۶۲۳۸۷۰	۴۳۶۲۲۱	۳۸۳۲۲۰

دو سالوں میں ۲۴۰۰۰۰ شادیوں کی کمی نہایت خطرناک امر ہے۔ جو کہ آئندہ سالوں میں شرح اموات میں فوری تنزل کا پیش خیمہ ہے۔ مسٹر ابوز گاٹ کا اندازہ ہے کہ ۲۰ سال کے اندر فرانس کی آبادی میں سالانہ ۳۵۰۰۰۰ نفوس کی کمی ہونے لگیگی۔ جرمنی کی اس سال کی پہلی ششماہی میں اموات کی نسبت پیدائش میں ۲۴۱۳۰۱ کی زیادتی تھی مگر فرانس میں ۹۰۴۵ کی جیسا کہ خیال ہو سکتا ہے۔ کانگرس اس خرابی کے انسداد کی کوئی کارگر تجویز پیش نہیں کر سکی۔ اس پیدائش کی شرح میں بڑھتی ہوئی کمی اہل فرانس کے حد سے زیادہ بڑھے ہوئے اخراجات زندگی کا نتیجہ ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ فرانس زمینداروں اور کاشتکاروں کی خوشنودی کی خاطر خوراک کی قیمت میں تقرر کر رہی ہے۔ اس کا بڑا سبب زمینداروں کی خوشحالی ہے جو کہ متمول ہوتے جاتے ہیں۔ جہالتِ افلاس جب ان کے پاس بچوں میں تقسیم کرنے کو بہت تھوڑا اثاثہ ہوتا تھا تو وہ لاپرواہ تھے۔ مگر اب جبکہ انہوں نے بعض خشت اشیاء کو ترک کر دیا ہے اراضی خرید کی اور جائداد میں اضافہ کر لیا ہے۔ ان کی خواہش ہو گئی ہے کہ ترکہ صرف ایک ہی بچہ کو ملے۔ "خاندانی فخر کو بہت

مضبوط کیا گیا ہے اور اب اہل فرانس اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ خاندان کا معروف نام منقسم ہو کر معدوم ہو جائے" (انگریزوں میں قاعدہ ہے کہ کئی پشتوں تک ایک ہی خاندانی نام سے پکارے جاتے ہیں اور ہر ایک کا اپنا اصل نام بطور امتیاز خاندانی نام کے پہلے پکارا جاتا ہے۔)

اس سے ظاہر ہو گیا کہ جہاں دولت خدا کی برکت ہے۔ وہاں یہ برکت زر پرست اقوام و متمول اشخاص کے ہاتھ میں روحانی اور اخلاقی گراوٹ ہو جایا کرتی ہے۔ اس اصلی حقیقت کا انگریز قوم نے بھی اقبال کر لیا ہے۔ جو مندرجہ بالا بیان سے عیاں ہے۔

خان

نور افشانی مہم

نور افشاں بفضل خدا اکاون برس کا ہو چکا۔ اس کے ناظرین و خریدار بفضل خدا اس کے ہمرکاب و ہمسفر چلے آئے ہیں۔ اس کی زندگی کے زمانہ میں دوسرے مذاہب کے کوڑیوں پرچے پیدا ہو ہو کر ہزاروں کی تعداد سے روزانہ۔ سہ روزہ۔ ہفتہ وار۔ ماہوار اخبار و رسالے نکلکر تمام ملک میں مقبول عام ہو چکے ہیں۔ ہم مسیحیوں میں ایک نور افشاں اخبار آجتک اپنی ابتدائی منزل پر پڑا ہے۔ کیا نور افشاں کے جملہ خریدار اس کی اشاعت کی ترقی کے لیے اس سال کا ایک دن نور افشانی مہم پر خرچ کر سکتے ہیں۔ کیا ہر ایک خریدار یہ کوشش کر سکتا ہے کہ وہ اپنے پرانے دوست نور افشاں کے لئے ایک نیا خریدار پیدا کرے؟ ہم نور افشاں کے جملہ دوستوں سے اس سال یہ قوی امید کرتے ہیں کہ وہ ضرور نور افشاں کی اشاعت کے لئے اس قدر ضرور تکلیف اٹھائینگے کہ وہ اپنی کوشش سے کم از کم ایک ایک نیا خریدار ضرور پیدا کرینگے جملہ خریداران نور افشاں کے لئے یہی نور افشانی مہم ہے۔ دیکھیں نور افشاں کے دوستوں میں سے کتنے دوست اس خدمت کو انجام دیتے ہیں؟

ایڈیٹر

سگرٹ کی عادت اور اُس کا علاج

گذشتہ سے پیوستہ

ایام جنگ میں جو لوگ فوج میں بھرتی ہونے کے ناقابل ٹھہرے۔ اُن میں سے ۲۰ فیصدی ایسے تھے جو دل کی مرض میں مبتلا تھے جس کی وجہ عموماً یہ تھی کہ کم و بیش تمباکو نے ان کے دل کو کمزور کر دیا تھا وہ محنت اور جد و جہد کی برداشت نہ کر سکتے تھے اور میدانِ جنگ سے وہ واپس بھیج دیئے گئے اور جب امریکہ کی چھاؤنیوں میں مرض متعدی انفلوانزا پھوٹ نکلا تو زیادہ تر وہی جوان لقمۂ اجل ہوئے جو سگرٹ پینے والے تھے اس کی وجہ عیاں ہے جس دل میں یہ برداشت نہیں کہ مزید ورزش یا جد و جہد کی برداشت کرے۔ بیماری میں اس مزید محنت کے آ پڑنے سے وہ کام سے رہ جاتا ہے۔ خاصکر مردوں میں یہی وجہ ہے کہ ذات الجنب (نمونیا) میں اموات کی تعداد بڑھ رہی ہے بعض بڑے بڑے شہروں میں نمونیا کے ذریعہ اموات کی تعداد تپ دق کے ذریعہ اموات سے بھی زیادہ ہے



ہم کو بخوبی معلوم ہے کہ نوتنبا میں موت کا سبب عموماً دل کی حرکت کا بند ہو جانا ہے۔ جس آدمی کا دل تمباکو کے استعمال سے کمزور ہو چکا ہے وہ دنیا میں موت سے کیسے بچے۔

تمباکو کے ذریعہ اولاد کو بھی نقصان پہنچتا ہے

امریکہ کے ممالک متحدہ میں چار ہزار سے کچھ زیادہ ایسے لوگ ہونگے جنکی عمر سو سال تک پہنچی۔ ان میں سے دو تہائی تو عورتیں ہیں۔ مردوں میں اموات کی تعداد عورتوں کی نسبت بہت زیادہ ہو۔ مردوں کی اموات کی زیادتی کا زمانہ ۵ اسال و بیس سال کے درمیانی عمر سے شروع ہوتا ہے۔ عمر کا یہ وہ زمانہ ہے جبکہ سگرٹ پینے کی عادت عموماً پختہ ہو جاتی ہو اور اس کی غایت ۴۵ و ۵۵ کے درمیانی عمر میں ہوتی ہے یہ وہ عرصہ ہے جس وقت کہ انسان اپنی عمر کے پورے شباب کو پہنچتا ہے اور اس وقت سے بڑھاپے کا طبعاً آغاز شروع ہوتا ہے شراب خوری کی عادت مردوں کی نسبت عورتوں میں بہت کم پائی جاتی ہے۔ ہنٹر صاحب نے یہ ثابت کر کے دکھایا کہ اعتدال سے شراب پینے والوں کی اموات نہ پینے والوں سے کم ہوگئی ہے اور ڈوائٹ صاحب کے حساب کے مطابق نیو انگلینڈ میوچل لائف انشورنس کمپنی کا ساٹھ سالہ تجربہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ سگرٹ پینے والوں کی اموات سگرٹ نہ پینے والوں کی نسبت ۲۰ و ۵ فیصدی زیادہ ہے۔ آجکل مہذب ممالک میں تعداد پیدائش کی روز افزوں کمی کا بہت کچھ سبب سگرٹ نوشی ہے۔ تمباکو کا دھواں جس سے کہ بعض کیڑے مرجاتے ہیں اس نازک جگہ کے لئے نہایت مضر ثابت ہوا ہے جس میں سے بچے نکلتا ہے یہ فیصلہ کرنا کیسا دشوار ہے کہ اس بدعادت سے اولاد کا کیسا ہولناک بیخ ناس ہو رہا ہے۔ ہم کو بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ جن ممالک میں عورتوں کے درمیان سگرٹ کا استعمال عام ہو گیا۔ وہاں پیدائش کی تعداد بھی بہت جلد گھٹ گئی۔ ہمیں یہ بھی ثابت ہو گیا کہ

سگرٹ کی عورتوں کے رحم میں جہاں بچہ پرورش پاتا ہے یہ زہر پایا جاتا ہے اور دودھ پلانے والی ماں کے دودھ میں جو سگرٹ کی عادی ہے زہر جیثیت موجود ہے۔ اس لئے سگرٹ کی عادی عورتوں کے بچوں کے لئے زیادہ دیر تک جیتا رہنا محال ہے۔ امریکہ کے ایک نہایت لائق ڈاکٹر سی۔ جی۔ ڈیوس صاحب نے مہذب ممالک میں سگرٹ کے رواج کو دیکھ کر چند سال گذرے یہ کہا تھا مغربی تہذیب تدریج زوال کی حالت میں ہے ان زوال پذیر بچوں میں سے بدکار۔ مجرم اور دیوانے پیدا ہو رہے ہیں۔ با دیگر الفاظ میں یہ کہیں کہ نوع انسان کو شراب خوری اور سگرٹ نوشی دیوانہ بنا رہی ہے۔ ان کی بد تاثیر سے اعصاب کا ستیاناس ہو رہا ہے نیویارک کے ایک مشہور مصنف نے یہ بیان کیا کہ جب امریکہ کی عورتیں مردوں کے برابر سگرٹ پینے لگ جائینگی تو پیدائش کی تعداد بہت گھٹ جائیگی وہ یہ لکھتے ہیں کہ جنوب کے پہاڑی علاقوں میں اس کا تجربہ ہو چکا ہے۔ جہاں ساری عورتیں سگرٹ پیتی اور نسوار لیتی ہیں۔ ان کے بچے بالکل کمزور اور لاغر اور بے جان سے ہوتے ہیں۔ سکول ماسٹروں اور مشنری ڈاکٹروں کی جو جنوبی علاقوں میں کام کر رہے ہیں یہی رائے ہے

تمباکو کا علاج

بہت لوگ تمباکو ترک کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن وہ ناکام رہتے ہیں۔ کیونکہ وہ غلط طریقے سے کوشش کرتے ہیں وہ اس لئے ناکامیاب رہتے ہیں کیونکہ وہ عزم بالجزم نہیں کرتے کہ ہم فی الحقیقت بلا شرط مشروط اس کو ترک کر دینگے۔ عموماً ان کے دل کے کونے میں اس کی آرزو چھپی رہتی ہے۔ بعضوں کی ناکامیابی کی وجہ یہ ہوئی ہے کہ وہ بتدریج چھوڑنا چاہتے ہیں۔ لیکن اگر چھوڑنا ہے تو یک لخت کڑا دل کر کے چھوڑ دو۔ اگر تیرا داہنا ہاتھ تجھے ٹھوکر کھلائے اس کو

کاٹ ڈال اور پھینک دے۔ یہی اصل طریقہ بد عادات کے چھوڑنے کا ہے۔ خواہ وہ سگرٹ کی عادت ہو یا شراب کی یا کسی دیگر بدی کی۔ جب ایسا راست ارادہ کر لیا تو کچھ ناممکن نہیں رہتا۔ کیونکہ راستی کی حاجت خدا کی جانب ہے۔

البتہ چند تدابیر بھی مفید ہو سکتی ہیں۔ جتنے تمباکو پینے والے ہیں ان سب کو مرچ مسالے اور نشی اشیا کی طرف بڑی رغبت ہوتی ہے۔ ان اشیاء کے ذریعہ تمباکو نوشی کی خواہش زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ لیکن پھلوں مغزات اور دیگر اغذیات سے شراب یا تمباکو کی اشتہا گھٹ جاتی ہے۔

بعضوں نے تجربے سے یہ معلوم کیا کہ

Dilute Solution of Silver Nitrate

کے منہ میں اور زبان پر لگانے سے تمباکو کی طرف سے نفرت سی ہو جاتی ہے اور تمباکو کا مزہ نہیں آتا اور مفصلہ ذیل نسخہ باقاعدہ استعمال کرنے سے بعض تمباکو آسانی سے چھوڑ سکتے ہیں۔ کھانا کھانے کے بعد ایک فیصدی

Silver Nitrate Solution

کے نصف تولے منہ میں کلی کرو۔ مگر اس کو نگلنا نہ چاہئے نارنگی یا لیموں کے شربت سے بھی تمباکو کی خواہش گھٹ جاتی ہے۔ مرچ مسالے اور نشے کی چیزوں سے پرہیز کرو۔ کافی اور گوشت اور نمک کے زیادہ استعمال سے بھی یہ خواہش زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ گندم کی روٹی اور بسکٹ۔ چاول دودھ اور ملائی کے ساتھ کھانا۔ دلیا پنیر انڈے اخروٹ آلو۔ چاولوں کی پیچ۔ سیب کی چٹنی کھجوریں۔ کیلے کشمش وغیرہ کا استعمال مفید ہو کھانے کے بعد ترش پھل۔ نارنگی سنگترہ۔ انگور۔ آملہ سیب وغیرہ کا استعمال اس بد عادت کے گھٹانے میں مدد ہے

(اقتباس از رواج عین) بے عمل بخش

بزم قدرت

(از قلم منشی بھگوان داس نازؔ رشتہ مقام جلالپور ضلع فیض آباد)

دنیا کی سب محفلیں تغیرات زمانہ سے درہم ہو جاتی ہیں مگر خدا کی مرتب کی ہوئی محفل جس میں انقلاب زمانہ سے ہر روز ایک نیا لطف پیدا ہوتا رہتا ہے ہمیشہ آباد رہی اور یونہی قیامت تک بھی رہیگی۔ یہ وہ محفل ہے جس کی رونق کسی کے مٹانے سے نہیں مٹ سکتی وہ پُر غم واقعات حسرت بھرے سانحے جن سے ہماری محفلیں درہم برہم ہو جایا کرتی ہیں۔ ان سے بزم قدرت کی رونق اور دوبالا ہو جاتی ہے۔ ہماری صحبت کا کوئی آشنا حرمان نصیبی ہم سے بچھڑ کر مبتلای دشت غربت ہو جاتا ہے تو برسوں ہماری آنکھیں سونی پڑی رہتی ہیں۔ ہمارے عشرت کدوں کا کوئی زندہ اجل ہو جاتا ہے تو وہ سالہاسال کے لئے ماتم کدہ ہو جاتے ہیں۔ مگر جب نظر وسیع کرو اور خاص صفات کا خیال چھوڑ عالم کر نظر سے دیکھو تو اُس کی چہل پہل ویسی ہی رہتی ہے بلکہ نئی نسل کے دو چار پُر جوش زندہ دل ایسے اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں کہ دنیا کی دلچسپیاں ایک درجہ اور ترقی کر جاتی ہیں ؎

دنیا کے جو مزے ہیں ہرگز یہ کم نہ ہونگے
چرچے یہی رہینگے افسوس ہم نہ ہونگے

جس نے کہا ہے بہت خوب کہا ہے۔ بزم قدرت ہمیشہ یونہی دلچسپیوں سے آباد رہیگی۔ ہاں ہم نہ ہونگے اور ہماری جگہ زمانہ ایسے اچھے نعم البدل لا کے بٹھا دیگا کہ ہماری باتیں محفل والوں کو پھیکی اور بے مزہ معلوم ہونے لگینگی الغرض یہ محفل کبھی خالی نہیں رہی۔ کوئی نہ کوئی ضرور رہا جو اس بزم کی رونق کو ترقی دیتا رہا۔ اسی مقام سے یہ نازک مسئلہ ثابت کیا جاتا ہے کہ زمانہ کی عام رفتار ترقی پر ہے۔ ایک قوم آگے بڑھتی اور دوسری ہٹتی ہے۔ تنزل پذیر قوم کے لوگ اپنے مقام پر جب باطمینان بیٹھے ہیں۔ زمانہ اور ملک کی شکایتوں کا دفتر کھول دیتے ہیں اور اُن کو وہ عوماً ہوتا ہے کہ زمانہ تنزل پر ہے مگر اصل پوچھیے تو تنزل صرف اُن کی غفلتوں اور راحت طلبیوں کا نتیجہ ہے۔ دنیا اپنی عام رفتار میں ترقی ہی کی طرف جا رہی ہے۔

اے وہ جوانوں جو شکایت میں زندگی کی قیمتی گھڑیاں فضول گذران رہے ہو ذرا نظام بزم قدرت کو بنظر عبرت دیکھو تو کس قدر دلکش اور نظر فریب واقع ہوئی ہے تمہارے دل میں وہ مذاق ہی نہیں پیدا کہ ان چیزوں کی قدر کر سکو۔ یہ وہ چیزیں ہیں کہ انسانی جوش کو بڑھاتی ہیں اور طبیعت میں وہ مفید حوصلے پیدا کرتی ہیں جن سے بہت نتیجے پیدا ہوئے اور پیدا ہونگے۔ اندھیری رات میں آسمان نے اپنے شب زندہ دار دوستوں کی محفل آراستہ کی ہے۔ تارے کھلے ہوئے ہیں اور اپنی بے ترتیبی اور بے نظمی پر بھی عجب بہار دکھا رہے ہیں۔ ان پیارے خوشنما تاروں کی صورت پر کیسی زندہ دلی اور کیسی تر و تازگی پائی جاتی ہے۔

یکایک مہتاب ایسا حسین اور نورانی مہمان مشرق کی جانب سے نمودار ہوا اور یہ گورے گورے تارے اپنی بے فروغی پر افسوس کر کے غائب ہونے لگے۔ ماہتاب آسمان کی نیلگوں اور طلسمی دامن میں کھیلتا ہوا آگے بڑھا۔ ماہتاب اگرچہ ہماری طرح دل داغدہ لیکے آیا تھا لیکن خوش خوش آیا اور ہماری غربت کدوں کو روشن کر کے بزم قدرت میں نہایت لطیف اور خوشگوار دلچسپیاں پیدا کر کے خوشی خوشی صحن فلک کی سیر کرتا ہوا مغرب کی طرف گیا اور غائب ہو گیا۔ ابھی آسمان کو اس مہمان کا انتظار تھا جس پر نظام عالم کا سارا کاروبار چل رہا ہے۔ اور جسکی روشنی ہماری زندگیوں کی جان اور ہماری ترقیوں کا ذریعہ ہے۔ آفتاب بڑی آب و تاب سے ظاہر ہوا۔ رات کا خوبصورت اور سجسجت چاند اپنے اترے ہوئے چہرہ کو چھپا کے غائب ہو گیا اور آسمان کا اسٹیج بزم قدرت کے دلفریب ایکٹروں سے خالی ہو گیا۔ خواب شب کا مزہ اُٹھانے والے کی آنکھیں کھل کھل کے افق مشرق کی طرف متوجہ ہوتی ہیں۔ آفتاب کی شعاعیں آسمان کے بدر پر چڑھتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ اس کے ساتھ مرغان سحر کے نغمہ کی آواز کانوں میں آئی اور آنکھیں مل کے دیکھا تو ہماری نظر کی خیرگی بیشتر حقیقت میں جھلملا رہی ہے۔ یک بیک دفعتاً ایک ہنگامہ برپا کر دیا ہے۔ گھنٹے بجے۔ چڑیاں چہچہائیں۔ مؤذنوں نے اذانیں دیں اور تمام جانوروں کی مختلف آوازوں نے ملکر ایک ایسا ہمہمہ پیدا کر دیا کہ نیچر کی رفتار میں بھی تیزی پیدا ہو گئی۔ باغ نیچر کے چابکدست کاریگر اپنے کام کی طرف متوجہ ہوئے نسیم سحر اٹھکیلیاں کرتی ہوئی آئی۔ اور صبا بط اور تیغ غنچوں کے پہلو گدگدانے لگی۔ الغرض قدرت نے اپنی پوری بہار کا نمونہ آشکارا کر دیا۔ فقط۔

جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کے خلاف نیا قانون

جنوبی افریقہ کی پارلیمنٹ میں حسب ذیل قانون پیش ہونے والا ہے۔

اگر یہ قانون پاس ہو جائے تو ہندوستانیوں کی حالت وہاں کے حبشی باشندوں کی طرح ہو جائیگی۔

(۱) جب کوئی دیہاتی رقبے کے حکام وزیر سے درخواست کریں (۲) کہ کوئی رقبہ اُس کی حدود کے اندر رہائشی یا تجارتی مقاصد یا دونوں اغراض سے کام میں لایا جاتا ہے۔ اور وہ رقبہ ایک خاص جماعت کے آدمیوں کیلئے مخصوص کیا جا سکتا ہو (ب) تو مناسب ہوگا کہ اس قانون کی دفعات اس رقبہ پر نافذ العمل ہوں اور وزیر کے لئے جائز ہوگا کہ ایک کمیشن مقرر کرے جس میں تین آدمیوں سے زیادہ ممبر نہ ہوں جو اس قسم کے متعلق تحقیقات کر کے رپورٹ کرے۔





خبریں

دہلی ۸ فروری. معلوم ہوا ہے کہ سر شیو سوامی آئر اور چودہ دوسرے غیر سرکاری ممبران اسمبلی نے اس امر کی تجویز پیش کرنیکے نوٹس دیے ہیں کہ صنعت فولاد کی موجودہ حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے گورنمنٹ اس دوران میں اس سوال کے متعلق اگر ضروری سمجھا جائے تو بورڈ سے مشورہ لیکر اس سال کی بجٹ میں فولاد کی صنعت کی حفاظت کے لئے تجاویز پیش کرے۔

گذشتہ اتوار سے زنیکو نیا جہاز سے ۳۰۴ امریکن یاتری کلکتہ پہنچے ہوئے ہیں. جاپان کی سیر کرکے انہوں نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ ابھی تک جاپانیوں کو گھر بنانے کا ڈھنگ نہیں آتا. اس واسطے وہاں زلزلہ اور طوفان عظیم آیا اور ان لوگوں کا خیال ہے کہ ابھی تک وہاں بھونچال آنے کا اندیشہ ہے۔ نیویارک شہر کے ایک اخبار نے یہ لکھا ہے کہ ہندوستان میں بیوپار کا طریقہ باقی مشرقی ممالک کے مقابلہ میں زیادہ تسلی بخش ہے۔

ہندوستان پہنچکر اس یاتریوں کے گروہ کے آٹھ حصے ہوگئے ہیں. تین کلکتہ رہینگے دو بنارس جائینگے. ایک دارجلنگ اور ایک بمبئی. بھارت کی یاترا ختم کرکے یہ یاتری دل فرنیکو نیا. قاہرہ. اسکندریہ. نیپلز اور جبرالٹر سے ہوتے نیویارک پہنچ جائیگا۔

بمبئی ۸ فروری. مالکان کارخانجات اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ ۹ تاریخ کو کارخانے کھول دینگے. بشرطیکہ کاریگر غیر مشروط طور پر کام پر آجائیں. مل اونرز ایسوسی ایشن کمیٹی نے آج بعد دوپہر فیصلہ کیا ہے کہ وہ کام شروع ہو جانے کے چار دن بعد ہڑتالیوں کو ماہ جنوری کی تنخواہیں دیدینگے. ہڑتالی ان شرائط کو منظور کرنے کے لئے رضامند معلوم ہوتے ہیں. لیکن یہ کہنا مشکل ہے کہ وہ اگلے ہفتہ سے پہلے کام پر واپس آجائینگے کہ لا با مل کے سوا ابھی باقی تمام کارخانے بند پڑے ہیں. کسی ناخوشگوار واقعہ کی رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔

اجمیر ۸ فروری. اجمیر کی پولیس معہ انچارج پولیس افسر خواجہ حسن قاضی نے آج خلافت کمیٹی کے دفتر کی تلاشی لی. تاکہ وہ خطوکتابت جو اجمیر کے بلوہ کے دوران میں سکرٹریاں خلافت کمیٹی اجمیر و دہلی کے ابین ہوئی تھی حاصل کی جائے. دہلی خلافت کمیٹی کے دونوں سکریٹری غیر حاضر تھے. پولیس کو کوئی کاغذات نہ ملے۔

معلوم ہوا ہے کہ سردار اودھم سنگھ جی جتھے دار اکال تخت جنھوں نے پانسو جوانوں کے جتھے سے جیتو جانے کے لئے اپیل کی تھی زیر دفعہ ۱۲۴ الف قانون ترمیم ضابطہ فوجداری گرفتار کر لئے گئے ہیں سردار صاحب کسی خاص کام کی وجہ سے ٹانگہ میں سوار ہو کر کچہری یا سٹیشن کی طرف جا رہے تھے کوتوالی کے قریب آپ کو بغیر کسی قسم کے وارنٹ دکھانے کے گرفتار کر لیا گیا ہے۔

(نامہ نگار)

دہلی ۱۰ فروری. اطلاع موصول ہوئی ہے کہ گوردوارہ گنگسر جیتو ریاست نابھہ میں اکھنڈ پاٹھ کرنے کی غرض سے ۵۰۰ اکالیوں کا ایک جتھا امرتسر روانہ ہوگیا ہے. پہلے جتنے جو جیتو میں آئے ہوئے ہیں ان کو اطلاع دی گئی ہے کہ اگر وہ صرف مذہبی غرض سے آئے ہیں تو ان کو گوردوارہ میں جانے کی اجازت دی جائیگی. مگر گوردوارہ کو سیاسی اغراض کے لئے استعمال کرنے کی کسی صورت میں اجازت نہیں دی جا سکتی. اس پالیسی کے مطابق حکام ریاست جتھے کو نوٹس دے رہے ہیں کہ ۵۰ سے زیادہ اکالیوں کو گوردوارہ میں جا کر اکھنڈ پاٹھ کرنے کی اجازت نہیں دی جائیگی. ان سے یہ اقرار نامہ لیا جائیگا کہ وہ اکھنڈ پاٹھ ختم کرکے فوراً ریاست کو چھوڑ کر چلے جائینگے. اور دوران قیام میں کوئی سیاسی جلسہ یا سیاسی تقریر نہ کی جائیگی۔

مدراس ۸ فروری. کمبکونم سے تار آیا ہے کہ دیوان بہادر ٹی رنگا چاریہ ممبر ڈپٹی پریذیڈنٹ اسمبلی کی کمار منگلم اور کمبرونر دیہات کی فصلیں عدم ادائیگی قسط کے جرم میں ضبط کر لی گئی ہیں۔

دہلی ۸ فروری. لیجسلیٹو اسمبلی کا اجلاس ٹھیک ۱۱ بجے شروع ہوا. وزیٹر گیلریاں کھچا کھچ بھری ہوئی تھیں آج بھیڑ غیر معمولی طور پر زیادہ تھی. انگریز اور ہندوستانی لیڈیاں بھی کافی تعداد میں موجود تھیں۔

پریذیڈنٹ نے آتے ہی گورنر جنرل کا پیغام سنایا کہ اس مرتبہ جس وقت بجٹ پر بحث ہوگی تو چند ایسی مدات بھی جن پر ووٹ نہیں دیا جا سکتا اسمبلی میں بحث کے لئے پیش ہونگے۔

دیوان بہادر ٹی رنگا چاریہ نے مفصلہ ذیل ریزولیوشن پیش کیا. یہ اسمبلی گورنر جنرل باجلاس کونسل سے سفارش کرتی ہے کہ ہندوستان میں نوآبادیوں جیسی سلیف گورنمنٹ کے حصول اور صوبجات کے لئے مکمل حکومت خود اختیاری کے حصول کے لئے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں جلد ترمیم کرانے کی کارروائی کریں. اس کارروائی میں ایک کمیشن کی تقرری کا حصول بھی بغرض ضرورت شامل ہے۔

مہاتما جی نے اپنی غیر مشروط رہائی کی خبر سنکر سب سے پہلا پیغام مسٹر سی. ایف اینڈریوز کی معرفت سابرمتی آشرم کے نام حسب ذیل بھیجا تھا. میں تمہارے ذہن نشین کرانا چاہتا ہوں کہ میری رہائی کی جو خبر آئی ہے وہ موجب ذلت ہے نہ کہ باعث مسرت. اب دنیا کی کا بوجھ پہلے سے بھی زیادہ ہوگا. اور اب یہ بوجھ اٹھانے کے لئے تم تیار ہو جاؤ۔

کانپور میونسپل بورڈ میں گالی گلوچ. ایک دو قرارداد پاس ہو جانے کے بعد واٹر ورکس سپرنٹنڈنٹ کے تقرر کا سوال پیش ہوا. دوران گفتگو میں آناپ شناپ

کہنے تک نوبت آگئی۔ چار چار ممبر ایک ہی وقت کھڑے ہو کر تقریر کرنے لگے۔ صدر صاحب بھی ایسی ناشائستہ گفتگو بند کرنے میں ناکامیاب ہوئے۔

مولانا عبدالمجید کے خلاف ناراضی کی قرارداد پیش ہوئی لیکن ڈاکٹر چند سروپ کی درخواست پر واپس لے لی گئی۔ اس اجلاس سے معلوم ہوا ہے کہ صدر صاحب خاموش کرانے میں قاصر ہیں۔

لندن ۸ فروری۔ ایک پہاڑ پر سے گھوڑا دوڑاتے ہوئے ہز رائل ہائینس پرنس آف ویلز گھوڑے سے گر پڑے۔ ڈاکٹری علاج کے بعد بلیٹین شائع ہو رہے ہیں کہ ہز رائل ہائنس کو صحت حاصل ہو رہی ہے۔

مورخہ ۹ فروری ۱۹۲۳ء کو پوردن سنگھ برادر سیوا سنگھ نے ملاقات کے لئے افسران جیل سے عرض کی۔ انہوں نے اس کو ملاقات کی اجازت دیدی۔ سردار سیوا سنگھ کو ڈوڑھی جیل پر ملاقات کے لایا گیا۔ ان کے ہاتھوں میں ہتھکڑی لگی ہوئی تھی۔ پاؤں میں بیڑی پڑی ہوئی تھی۔ سردار پوردن سنگھ نے اپنے برادر سردار سیوا سنگھ کو بہادر کو بہت سمجھایا کہ بھوک ہڑتال چھوڑ دو کیوں اپنے جیو دا گھات کرن لگے ہو۔ مگر سردار صاحب نے دلیرانہ جواب دیا کہ جب تک میرا دھارمک مطالبہ جس کی وجہ سے میں نے بھوک ہڑتال کیتی ہوئی ہے افسران جیل پورا نہیں کرن گے تب تک میں برابر بھوک ہڑتال جاری رکھاں گا۔ چاہے میرے پران بھی چلے جاون۔ چونکہ وقت گذر چکا تھا اس کا بھائی واپس آگیا۔ اس کے بھائی کی زبانی یہ بھی معلوم ہوا کہ اس نے ہائی کورٹ میں سزا کے متعلق اپیل کی ہوئی ہے۔ اور اس نے یہ بھی کہا کہ پہلے بھی سردار صاحب نے بھوک ہڑتال کی تھی۔

دہلی ۱۱ فروری۔ آج اسمبلی کے اجلاس میں گورنمنٹ کو بھاری شکست ہوئی۔ گورنمنٹ کی طرف سے یہ تحریک پیش کی گئی تھی۔ کہ انڈین پاسپورٹ ایکٹ کو ترمیم کیا جائے جس سے مزید غیر معمولی پابندیاں عاید کرنی تھیں۔ مباحثہ کافی طول پکڑ گیا۔ اور گورنمنٹ کو مباحثہ ملتوی کرنے کی تجویز پر شکست کھانی پڑی۔ (زمیندار ۔ ماترم)

مباسا میں مہاتما گاندھی کی رہائی پر بہت زبردست مظاہرہ ہوا۔ ایک عظیم الشان جلسہ ہوا اور خدا کریم کا شکر ادا کیا گیا۔ عربوں اور ہندوستانیوں کا مشترکہ شاندار جلوس خوشی میں نکالا گیا۔

شاہجہانپور۔ مہاتما گاندھی کی رہائی سے ہندو مسلم تفرقات مٹ گئے۔ ۸ فروری کو ایک جلسہ عام کیا گیا مسٹر اے وارث نے جلسہ کی صدارت کی۔ مہاتما جی کو مبارکباد دی گئی۔ مسٹر بھگوتی سہائی بیدار نے حاضرین سے اپیل کی کہ مہاتما جی کی رہائی سے پہلے بردولی پروگرام کو پورا کر کے اپنی عقیدت کا اظہار کریں۔ ۸ فروری کو شہر کو خوب آراستہ کیا گیا۔ اور شاہ عبدالعزیز کی سرکردگی میں والنٹیروں کا ایک جلوس نکالا گیا۔ جس میں تمام خیالات نے لوگوں نے شرکت کی۔ رات کو شہر میں روشنی کی گئی۔ مندروں اور مسجدوں میں مہاتما جی کی صحتیابی کے لئے پرارتھنا کی گئی۔ (بندے ماترم)

کلکتہ ۸ فروری۔ ڈاکٹر ہنیل ہال ایک امریکن سیاح نے جو دنیا کے مذاہب میں ایک تحقیق پیدا کرنے کی غرض سے سیاحت کر رہے ہیں آج ایک لیکچر دیا دوران لیکچر میں انہوں نے مہاتما گاندھی کی تعلیم اور تلقین کی بہت تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ مہاتما جی فی الحقیقت زمانہ حال کے سب سے بڑے مہاتما ہیں۔ جنہوں نے تمام مذاہب کی گہرائی تک پہنچ کر صداقت کو حاصل کیا ہے اور ایک خفتہ قوم کو بیدار کیا ہے۔ نیز مہاتما گاندھی مشرقی دنیا کے بیچ پر چھا گئے ہیں اور اس وقت ہندوستانیوں کا یہ فرض اولین ہے کہ وہ اپنی دیرینہ خواب کو ترک کر دنیا کی اقوام کی صف میں ہندوستان کو اول نمبر پر کھڑا کریں۔ آخر میں انہوں نے یہ بھی کہا کہ مہاتما گاندھی کو انواع واقسام کے انکار و حوادث گھیرے رکھتے ہیں۔ اس وقت سب سے زبردست فکر جو دامنگیر ہے وہ یہ کہ لوگ کیا کرینگے۔ وہ اپنے پروگرام سے بخوبی واقف ہیں۔ لیکن وہ ان اشخاص کے اعمال سے خائف ہیں جو نادانستہ کام کرتے ہیں اور تباہی کا باعث ہو رہے ہیں۔

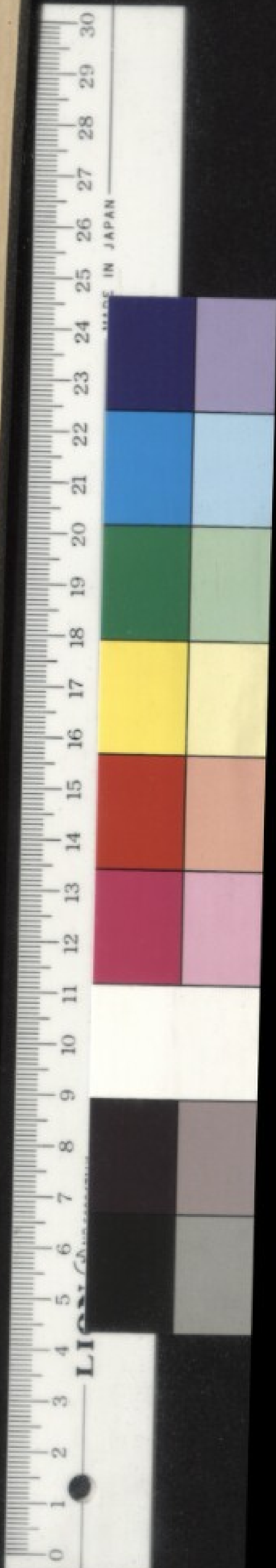
اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس وقت سلطنت متحدہ امریکہ (یونائیٹڈ اسٹیٹس) میں ۲۰ لاکھ سے زیادہ قوانین مروج ہیں۔ منجملہ ان کے ایک قانون شہر میچیگن میں پچھلے ماہ میں جاری ہوا ہے جس کی رو سے مرد اور عورت کو اس بات کی ممانعت کی گئی ہے کہ جس وقت وہ لوگوں کے سامنے ناچ رہے ہوں تو آپس میں اس وقت ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر نہ ناچیں۔ اس طرح سے وہاں کی ایک جنوبی مغربی ریاست کی پارلیمنٹ نے بارود کے استعمال کی ممانعت کر دی ہے۔ ریاست اکلاہاما نے ارتقا کی تعلیم کی ممانعت کر دی ہے۔ اس قسم کے لاکھوں قانون وہاں بنے ہوئے ہیں۔

انگلستان نے سب سے پہلے روس کی سلطنت کو تسلیم کر لیا۔ اس بات پر اٹلی میں بڑی مایوسی چھا گئی۔ اٹلی کے اخبارات لکھتے ہیں کہ سنیئر مولینی وزیر اعظم اٹلی روس کے ساتھ سب سے پہلے پہل کارروائی کرنے والے تھے کہ جھٹ انگلستان نے روس کو تسلیم کر لیا۔

فرانس میں حیرت چھا رہی ہے کہ فرانس سے مشورہ کئے بغیر انگلستان نے روس کو تسلیم کر لیا فرانس کے لئے اب سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہیں کہ وہ بھی روس کی سوویٹ حکومت کو تسلیم کر لے۔

تصحیح

۱۰ فروری کے زر افشاں کے صفحہ اول کی غزل کے پہلے شعر کا دوسرا مصرعہ بجائے منتظر اگبر کی رہ گذار پڑھنا چاہئے۔



بقیہ مضمون صفحہ ۲

خلوتی اور جلوتی عبادتوں میں ان کو پڑھتے۔ ان کی آیتوں پر وعظ کہتے۔ عوام الناس میں اُن کے مضامین پر تبلیغ کرتے بحث مباحثہ میں اور دیگر موقعوں پر اُن سے سند پیش کرتے اور انجیل کے ساتھ اسکو بھی مجلد کرکے کتاب مقدس کے نام سے موسوم کرتے اور ہر قسم کی عزت اور اقرار کرتے ہیں۔ مگر محمدی صاحبان اس سے زیادہ کچھ نہیں کہتے کہ وہ الہامی کتب ہیں اور ہم صدق دل سے انکو مانتے اور اُن کی تعظیم کرتے ہیں۔ باقی تمام عمل مسیحیوں کے مذکورہ بالا عملوں سے خلاف کرتے ہیں مسیحیت میں یہ مانا گیا ہے اور سیاریہی تعلیم دی جاتی ہے کہ روز قیامت ہوگا مسیح خداوند اس وقت تشریف فرما کر دنیا کی عدالت کرینگے دنیا میں جو اُس پر ایمان لائے اور اس کا اقرار کرتے۔ اور اُس کی محبت کی شریعت پر عمل کرتے ہیں اُنہیں جزا دیگا اور جو ایسا نہیں کرتے اُنہیں سزا دیگا۔ مگر محمدیت میں روز قیامت تو مانا گیا ہے لیکن باقی باتوں کو نہیں مانا گیا۔ بلکہ اُس کے خلاف تعلیم دی گئی ہے مسیحیت اور محمدیت دونوں میں بہشت مانا گیا ہے۔ مگر مسیحی بہشت اور ہے محمدی بہشت اور مسیحی مانتے ہیں کہ انبیاء کا سلسلہ یوحنا تک ہی تھا یعنی یوحنا ہی خاتم المرسلین تھے مگر محمدی مانتے ہیں کہ حضرت محمد صاحب خاتم المرسلین تھے مسیحیوں میں کوئی ظاہری شریعت نہیں۔ مگر محمدیوں میں ظاہری شریعت موجود ہے اُن کے طریق عبادت میں بھی بہت فرق ہے۔ الغرض مسیحیوں اور محمدیوں کے درمیان کوئی روحانی رشتہ بھی نہیں ہے۔

یہ چند ایک ضروری اصول امور ناظرین نورافشاں کی خدمت میں نہایت اختصار کے ساتھ پیش کر دیئے گئے ہیں جن سے واضح ولائح ہے کہ مسیحیت اور محمدیت یا دوسرے الفاظ میں مسیحیوں اور محمدیوں میں کس قدر بعد اور دوری ہے اور کسی قسم کا رشتہ یا قربت نہیں ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ قرآن شریف میں ہماری کتب مقدسہ کی الہامی مانا گیا ہے۔ اہل کتاب کو ان پر عمل کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ خداوند مسیح کو کلمتہ اللہ اور روح اللہ تسلیم کیا ہے۔ اس کو بنی اسرائیل کے لئے نشان۔ عوام الناس کے لئے نشان۔ قیامت کا نشان رحمت اور اس کا نکلنا امراً مقضیاً مانا گیا ہے مسیح کا معصوم ہونا۔ الله۔ کلمتہ اللہ روح القدس کی تعلیم دی گئی ہے مسیح کی بیگناہی اور جلیل القدر مرتبہ ہر دو جہان میں تسلیم کیا گیا ہے مسیحیوں کی بڑی تعریف کی گئی ہے وغیرہ وغیرہ اور بہت سی باتیں ایسی موجود ہیں جن کا تعلق مسیحیت اور مسیحیوں سے خاص ہو جن کا ذکر یہاں کرنا غیر موزوں اور باعث طوالت ہونیکی وجہ سے چھوڑا جاتا ہے۔ تو اسکی خاص وجہ تھی جس کا بھی ذکر یہاں کرنا ضروری معلوم نہیں دیتا (کیونکہ اس پر یہاں بحث نہیں ہو) اسی وجہ سے ہم کہتے ہیں کہ محمدیت میں اسلام یا مسیحیت موجود ہے مگر مسیحیت میں محمدیت قطعاً نماردو اور اسکو مسیحیت سے وہی نسبت یا رشتہ ہے جو بلعام کو اور اس کی پیشنگوئیوں مذکورہ توریت کو بنی اسرائیل اور اُن کے مذہب سے تھا۔

ایک اور بات اس روحانی رشتہ کی بابت بتانی ضروری معلوم ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ الفرقان کے پہلے اور دوسرے حصہ میں جناب پادری غلام مسیح صاحب نے بھی روحانی برکات سے حضرت اسمعیل اور اُن کی اولاد کو خارج کرکے استحقاق اور اس کی اولاد کو ہی ان روحانی برکات کا مالک اور حقدار ٹھہرایا ہے اور اس امر کو بالخصوص قرآن سے ثابت کیا ہے اور غالباً یہی عمل تحقیق الاسلام میں بھی جاری رکھا ہے۔ کیونکہ ایسا معلوم ہوتا ہے اور حقیقت الامری بھی یہی ہے کہ تحقیق الاسلام الفرقان ہی کا بچہ ہے۔ یا اس کی ہی بنا پر تحقیق الاسلام کی عمارت بنائی گئی ہے۔ اور اس سے بھی ظاہر ہے کہ مسیحیوں کو محمدیوں سے کچھ رشتہ نہیں ہے لہٰذا کسی قسم کے رشتہ کی تلاش اور جستجو کرنا گو مذہبی شغل ہو یا تبلیغ مسیحیت ہے مگر پھر بھی فضول اور بے سود ہے۔

ہاں ایک بات اور یاد آگئی ہے۔ چلتے چلتے اس کو بھی ناظرین نورافشاں کے گوش گذار کر دینا مناسب سمجھتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ مسیحیوں اور محمدیوں کے درمیان رشتہ اس صورت میں قائم ہو سکتا ہے جب مسیحی دنیا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی اس شرط صلح کو قبول کریں جو انہوں نے ہندوؤں کے سامنے پیش کی تھی اور جس کا حوالہ پیغام صلح نے دیا اور جس کی اپیل اب مسیحیوں سے کی ہے۔ جو دسمبر کے اخبار نورافشاں کے صفحہ ۴ کالم ۲ کے آخری پیراگراف میں درج ہے اور وہ یوں ہے کہ "۔۔۔۔۔

بہرحال اگر ہندوؤں سے اس بنا پر صلح ہو سکتی ہے تو ہم کہتے ہیں کہ مسیحیوں سے بطریق اولیٰ ہو سکتی ہے اور غالباً مسیحیوں کو یہ شرط مان لینا نسبتاً آسان بھی ہے۔۔۔۔۔

پس اگر ہندوستان کے مسیحی اس قسم کا ایک اعلان کر دیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی تسلیم کرتے ہیں اور آئندہ آپ کی ذات کے متعلق کبھی کوئی کلمہ گستاخی کا زبان پر نہ لائینگے تو ہندوستان کے دس کروڑ نفوس آج اُن کے ساتھ رشتہ اخوت قائم کر سکتے ہیں"۔ لیجئے جناب سنا آپ نے رشتہ اخوت تو در اصل تھا ہی نہیں۔ مگر موہومہ رشتہ اخوت کو بھی محمدیت ہی نے کاٹ ڈالا ہے۔ ایک ضرب کے اوپر دوسری ضرب لگی ہوئی ہے۔ آپ اس ضرب کا اندمال کس طرح کر سکتے ہیں۔ جس رشتے کو خدا اور انسان دونوں نے کاٹ کر پھینک دیا ہے اُس کو آپ خود کس طرح قائم کر سکتے ہیں۔ کیا پھر بھی کسی قسم کا رشتہ رہ سکتا ہے۔ یا کم از کم خیال میں آسکتا ہے۔ بس ے

چاک کو تقدیر کے ممکن نہیں کرنا رفو
سوزن تدبیر گو ساری عمر سیتی رہے

(باقی پھر دیکھا جائیگا)

احقر پی۔ کے۔ ایس امرسد ھو از قصور۔ ضلع لاہور۔

ریویو

حیات و ممات مسیح علیہ السلام۔ اس نام کی ایک کتاب پر نور افشاں کی درگاہ سے ریویو کرنے کا حکم ہوا ہے۔ مصنف خواجہ پنڈت پرشوتم دیو صاحب ست دھاری ماموں عن الاعزل فارسی کے عالم اور اردو زبان کے ماہر معلوم ہوتے ہیں۔ اس چھوٹی سی کتاب میں آپ نے مرزا صاحب کے دعاوی خصوصی کی تردید مسلمان ہوکر صرف قرآنی حوالجات کی بناء پر کی ہے اور صرف وہی امور زیر بحث لائے گئے ہیں جن کی کوئی تاویل نہ ہوسکے اور ابتدا سے انتہا تک سب سے بڑی خوبی یہی ہے کہ صرف مسلم نقطۂ نگاہ ہی سے ایسا لاجواب جواب دیا گیا ہے جس کا جواب نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ آپ نے خود بھی لکھا ہے کہ "ہم نے کتاب ہذا میں جو کچھ تحریر کیا ہے وہ محض بربنائے قرآن مجید کے ہو دین حقیقی کی بناء پر ہم نے ایک حرف بھی نہیں لکھا"۔ اور مسیح کی معجزانہ پیدائش مسیح کے معجزات اور رفع الی السماء مع الجسد حیات مسیح کا کبر کیٹر وغیرہ پر جو قلم آپ نے اُٹھایا وہ غضب کا پرلطف و عالمانہ ہو۔ مگر عام فہم بھی ایسا ہے کہ ہر ایک شخص اس کتاب کے مضامین کو بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ آخر میں مرزا صاحب کے دعاوی مماثلت با لمسیح و حقیقت مسیح و آمد انبیا اور دجال وغیرہ کا خوب قاطع و ساطع براہین سے جواب لکھ کر احمدی فرقہ کی تردید کی ہے۔ کسر صلیب کا دعویٰ عجیب پہلو سے جھٹلایا ہو اور ثابت کیا ہے کہ مرزا صاحب کی بعثت سے اسلام کو کوئی فائدہ سوا نقصان کے نہیں پہنچا۔ غرض مرزائیوں کا رد انہی کے مسلمات سے کیا ہے۔ امید کہ احمدی اور غیر احمدی اور مسیحی اس کتاب سے کما حقہ فائدہ اُٹھائینگے۔ حجم ۸۴ صفحہ ہے۔ مگر قیمت مع محصول ڈاک ۵ زیادہ ہے اگر ۲ یا ۳ آنہ تک مع محصول ڈاک ہو تو مناسب ہوگی اور اشاعت بھی عام۔ ملنے کا پتہ۔ لالہ رام چرن ویش مینیجر ویدودیا ساگر

اوشدھالیہ۔ اٹاوہ

خان۔

نور افشاں کے نئے نئے خریدار دیجئے۔

پیرزنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق سوا دو بورڈنگ ہاؤس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوشنما تالاب اور عبادت کیلئے گرجا گھر جماعتوں کے لئے عمدہ کمرے اور کافی کمرے ہیں۔ سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے لہٰذا اطلاع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر پرنسپل پیرزنگ ہائی سکول۔ بٹالہ۔ ضلع گورداسپور

یونگ کرسچن ہائی سکول لودھیانہ

۱۸۷۵ء سے قائم ہے

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔

مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۱ء سے لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہوگیا ہے۔

شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری میں فی طالب علم پانچ روپیہ اور اپر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔

کلاس فیس سرکاری کا ۳/۴ ہے۔ متفرق اخراجات کے لئے ڈیڑھ روپیہ ماہوار فی طالب علم۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔

علاوہ ازیں جز کشا ۱عہ سے ۱لعہ تک کروکوڈل عہ سے صعہ تک۔

مزید حالات پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہوسکتے ہیں۔

اُردو کتابیں

بائبل کی نقلیں حصہ اول۔ از پادری جے ایف الین صاحب پرانے عہد نامہ کی کہانیاں بائبل کی زبان میں با تصویر مجلد مشہور اور جامع کتاب ہے صفحہ ۲۰۰ تقطیع کلاں قیمت ۶ روپیہ معمولی ۶ آنہ

بائبل کی نقلیں حصہ دوم۔ با تصویر۔ الین صاحب کی نئے عہدنامہ کی کہانیاں بائبل کی زبان میں صفحہ ۔ تقطیع کلاں قیمت صرف ۶ آنہ

بائبل کی تصویریں مسیح کے معجزات اور تمثیلات پر ۱۲ رنگین اور ۲۲×۱۷ انچ تصاویر کا مجموعہ۔ ہر تصویر کے سامنے اس کا بیان انجیلی الفاظ میں۔ پنجابی صورت میں ایک روپیہ اور رومن صورت میں عہ۔ رومن عہ گورمکھی عہ اور ہندی ۸ آنہ

بائبل شریف کے خاص واقعات کا سلسلہ پرانے و نئے عہدنامہ کی خاص باتوں پر ۵۲ سبق سنڈے سکولوں کے لئے۔ صفحہ ۵ قیمت ۳ پائی۔

بیگناہی مسیح مؤلفہ پادری ہوپر صاحب مسیح کی کامل معصومیت سرگذشت اور معترضوں کے اعتراضات کو رد کیا گیا ہے۔ بارہ بابوں میں صفحہ ۹۸ طبع چہارم قیمت ۲ آنہ

بھجن وغزلیں پنجابی اور اردو کی یہ ہردلعزیز بھجن و غزلوں کی کتاب اس قدر مشہور ہو کہ نو بار دس ہزار چھپ کر اب پھر ختم ہونیوالی ہے صفحہ ۳ قیمت ۲ پائی

بھجن وغزلیں مطبوعہ جیبوں صفحہ ۔ قیمت ۲ پائی

بوستانِ سپاس ڈاکٹر ویکلن صاحب ماکنٹ کی فرودگی مسیحی موقعوں کے لئے نئے طرز کی ۵۰ اردو غزلوں کی کتاب۔ صفحہ ۴۰ قیمت ۱ آنہ ۶ پائی۔

بن حور۔ والس صاحب کی شہرۂ آفاق کتاب کا اردو ترجمہ۔ مسیح موعود کی داستان حیرت انگیز و دلچسپ کہانی کے پیرایہ میں ۳۹ بابوں پر مشتمل صفحہ ۳۰۲ قیمت عہ پٹھے عہ کپڑا عہ

المشتہر سکریٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی

انارکلی۔ لاہور

پادری ٹی ولیم۔ جے کلارک صاحب ایم اے مینیجر نور افشاں ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائٹر چھپا